بسم اللہ الرحمن الرحیم

AL-QURAN THE CRITERION

INTERNATIONAL ISLAMIC PROPAGATION CENTER

موسیٰؑ کا پہاڑ
طور/حالت
سینین/پتھروں کے سہارے کے ساتھ

مولّف: محمد شیخ

30
اشاعت کردہ آئی آئی پی سی،
22 جون 2017
انٹرنیشنل اسلامک پروپگیشن سینٹر کا جنرل ڈنشان ہے۔
کاپی رائٹ ۲۰۱۴ آئی آئی پی سی۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

AL-QURAN THE CRITERION
INTERNATIONAL ISLAMIC PROPAGATION CENTER

تعارفِ مؤلف:

محمد شیخ اسلام اور مذہبی تقابل کے پبلک مُقرر ہیں۔ اُن کے درس قرآن کی آیات پر مبنی ہیں جسکا مقصد اسلام سے متعلق غلط تصورات کی نشاندہی کرنا، مستند اسلامی عقائد پیش کرنا اور قرآن سے متعلق روایتی اور متعصّبانہ رائے کے مقابلے میں اُسکا عقلی اور حقیقی تجزیہ پیش کرنا ہے اور بغیر کسی سیاسی اور گروہی جانب داری کے وہ لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس بات کا تجزیہ کریں اور سمجھیں کہ قرآن خود مختلف موضوعات سے متعلق کیا کہتا ہے، کیونکہ قرآن ہی اسلام سے متعلق اصل عبارت اور متن ہے اور اللہ کا کلام ہے اور ان ہی اللہ کے کلمات کا لوگوں پر عیاں ہونا ہے۔

کتابچے کے بارے میں

یہ قرآن کے درس سے متعلق حوالہ جات کا کتابچہ ہے جو آیات پر مبنی ہوتا ہے۔

اس کتابچے میں قرآنی آیات کو مقرر محمد شیخ نے موضوع کی مطابقت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ کی مدد سے ترتیب دیا ہے۔ درس کے دوران وہ ان ہی آیات کی بالترتیب تلاوت اور ترجمہ کرتے ہیں اور پھر ان ہی آیات کی روح بیان کرتے ہیں تاکہ سننے والے کو اُس موضوع کی وضاحت ہو جائے۔ اِس کتابچے میں ایک طرف عربی آیات ہوتی ہیں اور اُسکے سامنے والے صفحے پر اِن ہی آیات کا انگریزی یا اردو میں ترجمہ ہوتا ہے۔

مختلف موضوعات پر مبنی حوالہ جات کے کتابچے انگریزی زبان میں بھی دستیاب ہیں۔ وزٹ کریں www.iipccanada.com

محمد شیخ کے بارے میں
۱۔ محمد شیخ کا اسامہ ڈاکٹر سے مکالمہ
۲۔ محمد شیخ کا پرویزی پیروکاروں سے مکالمہ
۳۔ محمد شیخ کا قرآن سے ہدایت کا سفر
۴۔ محمد شیخ پر قاتلانہ حملہ
۵۔ محمد شیخ کا صحافیوں سے مکالمہ
۶۔ غار حرا کا سفر
۷۔ عمرہ اور حج
۸۔ ختم القرآن کی دعا

اپنے خدا کو پہچانو
۲۱۔ خداؤں اور اللہ
۲۲۔ ابلیس شیطان

چنی ہوئی شخصیت
۲۳۔ ابراہیمؑ کا خواب
۲۴۔ موسیٰؑ کی کتاب
۲۵۔ مریمؑ
۲۶۔ المسیح عیسیٰؑ
۲۹۔ محمد ﷺ
۳۰۔ موسیٰؑ کا پہاڑ طور، حالت سنینین/پتھروں کے سہارے کے ساتھ

اللہ کی کتاب
۳۱۔ کتاب
۳۲۔ قرآن پڑھائی
۳۳۔ تورات اور انجیل
۳۴۔ زبور صحف، الواح
۳۵۔ حدیث
۳۶۔ سنّت
۳۷۔ حکمت
۳۸۔ روح
۳۹۔ زبانیں
۴۰۔ ہدایت

اپنی پہچان
۵۱۔ امام
۵۲۔ خلیفہ
۵۳۔ اولیاء
۵۴۔ مسلم
۵۵۔ اہل کتاب
۵۶۔ بنی اسرائیل
۵۷۔ فرقے
۵۸۔ منافق
۵۹۔ یہود اور نصاریٰ

گھریلو زندگی
۶۱۔ حجاب
۶۲۔ نکاح
۶۳۔ میاں بیوی کے تعلقات
۶۴۔ فاحشہ
۶۵۔ طلاق
۶۶۔ والدین اور اولاد کے تعلقات

مال کا استعمال
۷۱۔ صدقہ اور زکوٰۃ
۷۲۔ ربا/سود
۷۳۔ وراثت

ایمان کی سمت
۸۱۔ اسلام
۸۲۔ ابراہیم کا مذہب
۸۳۔ صراطِ مستقیم/سیدھا راستہ
۸۴۔ شفاعت
۸۵۔ کعبہ اور قبلہ
۸۶۔ مساجد
۸۷۔ نماز
۸۸۔ محترم مہینے
۸۹۔ روزہ
۹۰۔ عمرہ اور حج

احکام والی آیات سے اپنے اوپر حکومت
۹۱۔ جہاد
۹۲۔ حرب/جنگ
۹۳۔ قتل
۹۴۔ نفسیاتی قتل
۹۵۔ دہشت گردی
۹۶۔ قصاص
۹۷۔ نفسیاتی زخموں کی تسلّی

More info
Follow us on
آئی آئی پی سی کینیڈا انکارپوریشن۔
سویٹ 201، 7045 ایڈورڈ بلیورڈ، مسی سوگا،
اونٹیریو L5S 1X2 کینیڈا 1-800-867-0180
info@iipccanada.com www.iipccanada.com

پیش لفظ۔

یہ کتابچہ قارئین کو قرآنی مضامین سے تعارف کرانے کے لئے تدوین کیا گیا ہے۔
موضوع سے متعلق سوالات کے جواب صرف قرآنی آیات سے دیئے گئے ہیں تا کہ کلام اللہ پر تدبر و تفکر
کیا جا سکے۔اس موضوع پر انٹرنیشنل اسلامک پروپگیشن سینٹر کے بانی جناب محمد شیخ صاحب کے درس کو
ہماری ویب سائٹ www.iipccanada.com پر دیکھا جا سکتا ہے۔
خیال رہے کہ موضوع سے متعلق تمام آیات اس کتابچے میں شامل نہیں اور محققین
کسی جامع فہرست قرآن سے بقیہ آیات کے حوالے از خود تلاش کر سکتے ہیں۔
ہمیں امید ہے کہ آپ اس کتابچے میں شامل آیات کو یاد کر کے اپنے دوست واحباب کو براہِ راست
دین اسلام کی جانب دعوت دے سکیں گے اور اس طرح یہ کوشش تبلیغ دین کے لئے مفید ثابت ہوگی۔
تمام آیات کی ترتیب و ترجمہ محمد شیخ صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔
قارئین سے درخواست ہے کہ وہ موضوع سے متعلق سوالات یا کوئی
اور تجاویز ہمیں بذریعہ الیکٹرونک میل Info@iipccanada.com پر بھیجیں۔
ہم اپنے مسلم قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتابچے
یا ہماری کسی دوسرے کتابچے کا مطالعہ بغور کریں۔
آیات کو ترجمے کے ساتھ یاد کریں اور پھر اپنے حلقہ احباب میں اُن کی تبلیغ کیلئے بھرپور کوشش کریں۔
اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور مومنوں کا حامی و ناصر ہو۔
آمین، والسلام
ناشر: انٹرنیشنل اسلامک پروپگیشن سینٹر۔

انٹرنیشنل اسلامک پروپگیشن سینٹر۔

ایک تعارف

انٹرنیشنل اسلامک پروپگیشن کا مقصد قرآنی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔
یہ ادارہ ۱۹۸۵ میں اس کے بانی جناب محمد شیخ صاحب نے کراچی میں قائم کیا۔ یہ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔
جو اب مسی ساگا کینیڈا میں واقع ہے۔اس ادارے کے قیام کا مقصد قرآنِ کریم پر تحقیق، تدریس
اور مذاہبِ عالم کے تقابلی موازنے اور تبلیغ اسلام کے کام کے واسطے کے لئے کیا گیا ہے۔
اور یہ ادارہ بغیر کسی سیاسی یا فرقہ وارانہ وابستگی کے قرآن کریم کی آیات کے ذریعے اسلام کی دعوت کو عام
کر رہا ہے۔عوام الناس ہماری دعوت کے ذریعے قرآن فہمی کی جانب گامزن ہو سکتے ہیں۔
مختلف قرآنی عنوانات پر محمد شیخ صاحب کے دروس اور کتابچے مفید ثابت ہونگے۔
ہم تمام مکاتبِ فکر کے افراد کو قرآن کریم کی جانب دعوت دیتے ہیں اور ویڈیو لیکچرز اور کتابیں مہیا کرتے ہیں۔
ہماری آپ سے اپیل ہے کہ آپ اس نیک کام میں ہمارا ساتھ دیں اور دعوتِ اسلام کو عام کرنے کے لئے
بڑھ چڑھ کر حصہ کر لیں۔آپ ہمارے تمام کتابچے اور ویڈیوز ہماری
ویب سائٹ www.iipccanada.com پر دیکھ سکتے ہیں
اور سینٹر کے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔
ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ثابت قدم رکھے تا کہ ہم اُس کے دین کو عام کر سکیں۔

پڑھ!

اپنے رب کے نام کے ساتھ

اللہ کی کتاب القرآن

القرآن کی ۶۰۰۰ آیات میں سے

صرف دو آیات

پس کیا وہ قرآن میں
تدبر نہیں کرتے
اور اگر وہ غیر اللہ
کی طرف سے ہوتا تو
بے شک وہ اس میں
کثرت سے اختلاف پاتے۔

(۴:۸۲ النساء)

اور یقیناً ہم نے
قرآن کو سمجھنے
اور یاد کرنے کیلئے
آسان بنا دیا ہے، پس ہے
کوئی نصیحت حاصل
کرنے والا؟

(۵۴:۱۷ القمر)

* انسانیت کیلئے اعلانِ برحق
* رحمت اور حکمت کا سرچشمہ
* غافلوں کے لئے تنبیہ
* بھٹکے ہوؤں کے لئے راہنما
* شکوک میں مبتلا لوگوں کے لئے یقین دہانی
* مصیبت میں گھرے ہوؤں کے لئے ایک تسکین
* مایوس لوگوں کے لئے اُمید

ہمارا نصب العین القرآن کی روشنی میں

اور جب اللہ نے ان لوگوں سے
جنھیں کتاب دی گئی، عہد لیا کہ
اسے واضح طور پر لوگوں سے بیان
کریں گے اور اسے چُھپائیں گے
نہیں، پس انہوں نے اس کو
پسِ پُشت ڈال دیا اور اسے
تھوڑی قیمت پر بیچ دیا تو انہوں
نے کیا ہی بُرا سودا کیا۔

(آلِ عمران ۳:۱۸۷)

فَاطِرٍ ۳۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ
وَمِنَ الْجِبَالِ
جُدَدٌۢ بِيْضٌ
وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا
وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

فاطر ۳۵

۲۷۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان
سے پانی نازل کیا۔ پھر ہم نے اُس
کے ساتھ مختلف رنگوں کے پھل نکالے۔
اور پہاڑوں کے جدید سفید
اور سُرخ اور مختلف رنگوں کے
اور بالکل کالے سیاہ ہیں۔

پہاڑ

پہاڑ مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔

قوس قزاح کے رنگوں کے پہاڑ گانسو، چین میں پائے جاتے ہیں۔

دنیا کے گرد بڑی قامت کی بناوٹ۔

پہاڑوں کی بہت زیادہ اونچائی جیسے ایورسٹ کا پہاڑ (8850 میٹر)۔

پہاڑ تقریباً ہر مذہب میں مقدس ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں، مثال کے طور پر

ا۔ کیلاش کا پہاڑ، تبت۔

کیلاش کا پہاڑ خصوصاً چار مذاہب میں مقدس مقام کی حیثیت رکھتا ہے،

ا۔ کیلاش کا پہاڑ بون مذہب میں۔

ب۔ کیلاش کا پہاڑ بُدھ مذہب میں۔

ج۔ کیلاش کا پہاڑ ہندو مذہب میں۔

د۔ کیلاش کا پہاڑ جین مذہب میں۔

۲) ارارات کا پہاڑ، ترکی۔

بائبل میں کتاب پیدائش کے مطابق نوحؑ کی کشتی ارارات کے پہاڑ پر آ کر ٹھہری تھی۔

۳) جبلِ طور (جیرزم کا پہاڑ)۔

بائبل کے مطابق کتاب یوحنا (4 :20 ,21) میں جیرزم کا پہاڑ مذہبی اہمیت رکھتا ہے جب کہ اس کا بلا واسطہ چار دفعہ ذکر ہے۔

۴) سینائی کا پہاڑ، مصر۔

یہودی اور عیسائی سینائی کے پہاڑ کو اہم مقدس مقام سمجھتے ہیں۔

۵) اَلّاز کا پہاڑ۔

بائبل کی روایات کے مطابق بہت سے محققین جبل اَلّاز کو سینائی کے پہاڑ سے شناخت کرتے ہیں۔

بائبل اور دوسری مذہبی کتابوں کے علاوہ اللہ نے قرآن میں ایک مخصوص پہاڑ کے بارے میں بیان کیا ہے جس کو ہم اُس کی خصوصیات سے شناخت کر سکتے ہیں۔

محمد شیخ سے منسلک واقعات

اپریل 1399/1979ھ برطانوی پانی کے جہاز پر نوکری شروع کی جو انگلینڈ اور یورپ کے درمیان چلتا تھا۔

12 ستمبر 1399/1979ھ اچانک کراچی کی واپسی۔

13 ستمبر 1399/1979ھ میرے چچا نے شمس پانی کے جہاز پر نوکری کی پیشکش کی جو حاجیوں کو لے کر جاتا تھا۔

30 ستمبر 1399/1979ھ میری چچا کی بیٹی سے منگنی ہوگئی۔

2 نومبر 1399/1979ھ میں نے حج کیا اور حج کے چوتھے دن منیٰ سے جا کر غار حراء کی زیارت کی۔

11 جنوری 1403/1983ھ یہ میری شادی کی تاریخ اور سال ہے۔

15 دسمبر 1406/1986ھ ایک واقعہ جس نے میری زندگی تبدیل کر دی۔

1 جنوری 1407/1987ھ زندگی اور سوچ میں تبدیلی کا فیصلہ کرنے کے بعد قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔

19 مئی 1407/1987ھ میری بیٹی مریم کی تاریخ اور سال پیدائش۔

20 مئی 1407/1987ھ میں عمرے پر گیا اور مسجد الحرام میں اعتکاف کیا اور قرآن پر تدبر اور غور و فکر شروع کر دیا۔

3 جون 1407/1987ھ جبلِ نور کی زیارت کی۔

16 مئی 1416/1996ھ میں نے دوسری شادی کی۔

16 مئی 2005/1426ھ میرے ساتھ گولی لگنے کا واقعہ پیش آیا۔

دسمبر 1426/2005ھ - جنوری 1427/2006ھ حج کی ادائیگی کی۔

ستمبر 1427/2006ھ میں نے اپنے چار بچوں کے ساتھ تیسری دفعہ غارِ حرا کی زیارت کی۔

ستمبر 1436/2015ھ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ حج کے فرض کی ادائیگی کی۔

16 ستمبر 1436/2015ھ میں نے مسجد الحرام میں سورۃ التین کی آیات سنیں جو امام کعبہ نے مغرب میں تلاوت کیں۔

17 ستمبر 1436/2015ھ دونوں بیویوں کے ساتھ چوتھی دفعہ غارِ حرا کی زیارت کی۔

اَلنّٰزِعٰت ۷۹

هَلْ اَتٰىكَ
حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ ﴿۱۵﴾

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ ﴿۱۶﴾

النّٰزعٰت ۷۹

۱۵۔ کیا تجھے موسیٰؑ کی
حدیث/واقعہ پہنچا۔

۱۶۔ جب اُس کے رب نے اُسے
طُویٰ/تہہ والی مُقدس وادی کے ساتھ پُکارا۔

اَلْاَعْرَاف ۷

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا
وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ
قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ
اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ
قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ
وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ
فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ
فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ
جَعَلَهٗ دَكًّا
وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ
فَلَمَّآ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

الاعراف ۷

۱۴۳۔ اور جب موسیٰؑ ہمارے مقررہ وقت کے لئے آیا
اور اُس کے رب نے اُس سے کلام کیا
اُس (موسیٰؑ) نے کہا اے میرے رب مجھے دکھا
میں تیری طرف نظر کروں/دیکھ سکوں۔
اُس (اللہ) نے کہا تُو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتا
لیکن پہاڑ کی طرف نظر کر
پس اگر (پہاڑ) اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے
تو پس شاید تُو مجھے دیکھ سکے گا۔
پس جب اُس کے رب نے
پہاڑ کے لئے تجلی کی/روشنی ڈالی اُس (اللہ)
نے اس کو دکّا/ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
اور موسیٰؑ سکتے کی حالت میں ہو کر گر پڑا،
پس جب اُس نے فوقیت پائی
اُس (موسیٰؑ) نے کہا تُو پاک ہے
میں تیری طرف لوٹتا ہوں
اور میں مومنوں/ایمان والوں میں پہلا ہوں۔

دکّا/ٹکڑے ٹکڑے ہونا

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ
فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ
وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ
وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع

۱۷۱۔ اور جب ہم نے اُن کے اوپر پہاڑ کو ہلا دیا
جیسا کہ وہ ایک خیمہ ہو اور اُنہوں نے گمان کیا
کہ وہ اُن کے ساتھ گرنے ہی والا ہے۔
پکڑو قوت/طاقت کے ساتھ
جو ہم نے تمہیں دیا اور یاد رکھو جو اُس میں
ہے شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

ظُلّۃ/خیمہ

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ
وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اور جب ہم نے تُم سے عہد لیا
اور ہم نے تمہارے اوپر طور/حالت کو بلند کیا۔
پکڑو جو ہم نے تمہیں دیا قوت/طاقت کے ساتھ
اور یاد رکھو جو اُس میں ہے
شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

طور/حالت/پہاڑ کی حالت

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾

٢١۔ اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے/اتارتے
ضرور تُو اُسکو اللہ کے ڈر سے
پھٹ جانے والا دیکھتا۔
اور وہ مثالیں ہیں جسکی ہم لوگوں کے لئے
ضرب لگاتے ہیں شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ
اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ
دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ
يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ
وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ
نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾

٣٥۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور/روشنی ہے۔
اُسکے نور/روشنی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ
ایک طاق ہو اُس میں چراغ ہو۔
چراغ شیشے کے فانوس میں ہو۔
اور شیشے کا فانوس ایسا ہو جیسا کہ ہیرے کی
طرح چمکدار سیارہ ہو، وہ برکت والے
درخت سے جلتا ہو، زیتون جو نہ مشرقی ہے
اور نہ مغربی ہے، قریب ہے کہ اُسکا تیل
روشن ہو جائے/جل جائے اور اگرچہ آگ
نے اُسکو ہرگز نہیں چھوا ہو۔
نور/روشنی کے اوپر نور/روشنی ہے۔
اللہ اپنے نور/روشنی سے جس کی چاہتا ہے
ہدایت کرتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کیلئے
مثالوں سے ضرب لگاتا ہے۔
اور اللہ ہر شے کے ساتھ جاننے والا ہے۔

اَلتِّيْنِ ۹۵

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

التین ۹۵

۱۔ اور قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔

۲۔ اور قسم ہے طور سینین / پہاڑ کے پتھروں کی
ایک دوسرے کو سہارا دی ہوئی حالت کی۔

۳۔ اور قسم ہے اِس امن والے شہر کی۔

طور/حالت، سینین/سہارے
پہاڑ کے پتھروں کی ایک دوسرے کو سہارا دی ہوئی حالت

اَلْبَقَرَة ۲

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
قَالَ وَمَنْ كَفَرَ
فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا
ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

البقرة ۲

۱۲۶۔ اور جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے
رب/پرورش کرنے والے اس شہر کو
امن والا بنادے اور اُسکے اہل کو پھلوں
سے رزق دے جو اُن میں سے ایمان
لائے اللہ پر اور آخرت پر۔
اُس (اللہ) نے کہا اور جس نے
کفر/انکار کیا میں اُسکو تھوڑی متاع دونگا
پھر میں اُسے آگ کے عذاب
کی طرف مجبور کرونگا۔
اور کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا
وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ
اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝٣٥

٣٥۔ اور جب ابراہیمؑ نے کہا میرے رب
اس شہر کو امن والا بنا دے
اور مجھ کو اور میرے بیٹوں کو اجنبی کر دے
یہ کہ ہم صنموں کی نوکری کریں۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ
اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ
فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ
وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٦

٣٦۔ میرے رب بے شک اِنہوں نے لوگوں میں
سے اکثریت کو گمراہ کر دیا پس جو کوئی میری
اتّباع کرے گا پس وہ بے شک مجھ میں سے ہے
اور جو میری نافرمانی کرے گا
پس بے شک تُو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ
مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ
رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ
تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝٣٧

٣٧۔ (ابراہیمؑ نے کہا) اے ہمارے رب
بے شک میں نے اپنی ذرّیت سے
تیرے محترم گھر کے پاس ٹھہرایا
ایسی وادی کے ساتھ جو غیر زرعی ہے،
اے ہمارے رب تا کہ
یہ صلوٰۃ (نماز) قائم کریں
پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف
خواہش کرنیوالا بنا دے
اور ان کو پھلوں سے رزق دے
تا کہ وہ شکر کریں۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ
هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا
وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ
وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٩١

٩١۔ بے شک مجھے امر کیا گیا ہے کہ
میں اِس شہر کے رب کی نوکری کروں
جسے اس نے محترم بنایا،
اور اُسی کے لئے ہر شے ہے اور مجھے امر کیا گیا ہے کہ
میں مسلمانوں میں سے ہو جاؤں۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ
فَمَنِ اهْتَدٰى
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ
اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝٩٢

٩٢۔ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں،
پس جو کوئی ہدایت پائے گا
پس بے شک وہ اپنے نفس کے لئے
ہدایت پائے گا اور جو کوئی گمراہ ہوگا
(وہ اپنے ہی نفس کے لئے گمراہ ہوا)
پس کہہ دے بیشک میں خبردار
کرنے والوں میں سے ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٣

٩٣۔ اور کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے
جلد ہی وہ تمہیں اپنی آیات دکھائے گا
پس تم انہیں پہچان لوگے
اور تمہارا رب غافل نہیں ہے اُسکے بارے میں
جو تم عمل کر رہے ہو۔

سوال وجواب

س ۱۔ میں نے انگریزی فلم ٹین کمانڈمنٹس دیکھی ہے جس میں موسیٰؑ کو دکھایا گیا ہے کہ وہ مصر سے تھے۔
کیا قرآن اس بات کی تصدیق کرتا ہے؟

اَلزُّخرُف ۴۳

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ
قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ
وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٥١

الزخرف ۴۳

۵۱۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں ندا دی / پکارا
اُس نے کہا اے میری قوم کیا
مصر کی بادشاہت اور یہ نہریں جو میرے
نیچے بہتی ہیں میرے لئے نہیں ہیں؟
پس کیا تم بصارت نہیں رکھتے ؟

اَلقَصَصِ ۲۸

اِنَّ فِرْعَوْنَ
عَلَا فِى الْاَرْضِ
وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ
يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ
وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤

القصص ۲۸

۴۔ بیشک فرعون زمین میں اعلیٰ تھا اور اُس نے
اُسکے اہل کو گروہ بنا دیا تھا، وہ اُن میں سے
ایک گروہ کو کمزور کرتا ہے۔ وہ اُن کے
بیٹوں کو ذبح / قربان کرتا ہے
اور اُن کی عورتوں کو زندہ / بے عزت کرتا ہے۔
بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦

۷۔ اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کی طرف وحی کی کہ تُو اُسکو غذا دے پس جب تُو اُسکے اوپر (لئے) خوف میں ہو پس اُسے سمندر میں ڈال دے اور تُو خوف نہ کھا اور نہ تُو غمگین ہو، بیشک ہم اُسکو تیری طرف لوٹا دیں گے اور ہم اُسکو رسولوں میں سے بنانے والے ہیں۔

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ⑧

۸۔ پس اُس (موسیٰؑ) کو آل فرعون نے اٹھالیا تا کہ وہ اُن کے لئے دشمن اور رنج ہو جائے۔ بیشک فرعون اور ھامان اور اُن دونوں کے گروہ خطا کار تھے۔

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑨

۹۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا، (یہ بچہ) میرے لئے اور تیرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، تو اسے قتل نہ کر، شاید کہ وہ ہمارے لئے فائدے مند ہو، یا ہم اسے بیٹا بنالیں، اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑬

۱۳۔ پس ہم نے اُس (موسیٰؑ) کو اُسکی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اُسکی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو جائے اور نہ وہ غمگین ہو تا کہ وہ جان جائے کہ اللہ کا وعدہ سچّا ہے اور لیکن اُن کی اکثریت علم نہیں رکھتی۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۗ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ⑭

۱۴۔ اور جب وہ (موسیٰؑ) شدید/مضبوطی (کی عمر) کو پہنچا اور ٹھیک ٹھاک/متوازن/برابر ہوا ہم نے اس کو حکم اور علم دیا۔ اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا ⑥⓪

۶۰۔ اور جب موسیٰؑ نے کہا اپنے جوان/نوکر کو کہ میں نہیں جاؤں گا/روانہ ہوں گا یہاں تک کہ میں دو سمندروں کی جمع ہونے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں یا میں ایک مُدّت وقت گزار لوں/پورا کرلوں۔

س۲۔ کیا قرآن موسیٰؑ کا مصر سے موجودہ سعودی عرب تک کے سفر کی وضاحت کرتا ہے؟

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا
نَسِيَا حُوْتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾

٦١۔ پس جب وہ دونوں ملنے کی جگہ پر پہنچے
اُن دونوں کے درمیان (یعنی سمندر یا دریا)،
وہ دونوں اپنی بڑی مچھلی/وہیل بھول گئے۔
پس اُس نے سمندر میں اپنا راستہ پکڑا دھوکہ
دیتے ہوئے (یعنی سمندر کے پانی میں
بچ کر نکل گئی)۔

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ
فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

٦٤۔ اُس نے کہا وہ ہے جو ہم ڈھونڈ رہے تھے۔
پس دونوں اپنے آثار پر لوٹے تعلق کرتے ہوئے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ
اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾

٦٥۔ پس اُن دونوں نے پایا ایک نوکر/غلام کو
ہمارے نوکروں/غلاموں میں سے،
ہم نے اُسکو اپنے نزدیک سے رحمت
دی/عطا کی تھی اور ہم نے اُسے اپنے
پاس سے علم کی تعلیم دی تھی۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ
سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾

٧٨۔ اُس نے کہا یہ علیحدگی ہے میرے درمیان
اور تمہارے درمیان۔ عنقریب میں
تجھے تاویل/تفصیل کے ساتھ خبر دونگا
جس پر تو ہرگز صبر کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ
يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ
وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا
وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ
فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا
وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ
ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾

٨٢۔ اور وہ جو دیوار تھی پس دو لڑکوں کی تھی،
وہ یتیم تھے المدینہ میں اور اُسکے نیچے
اُن دونوں کے لئے خزانہ تھا اور اُن دونوں
کا باپ صحیح کرنے والا تھا۔ پس تیرے رب
نے ارادہ کیا کہ دونوں اپنی شدید مضبوطی
(کی عمر) کو پہنچیں اور دونوں خود اپنا
خزانہ نکالیں، تیرے رب سے رحمت ہے
اور وہ میں نے اپنے امر/حکم سے نہیں کیا۔
وہ تاویل/تفصیل ہے جس پر ہرگز تیری
صبر کی استطاعت نہیں تھی۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ
عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ
مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا
رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۖ
هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ
وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ
فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ
عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫
قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

١٥۔اور وہ (موسیٰؑ) المدینہ میں ایسے وقت داخل
ہوا جب وہاں کے لوگ غفلت میں تھے
پس اس میں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا
ایک اس کے گروہ میں سے تھا
اور دوسرا اس کے دشمن (کے گروہ) میں سے تھا
پس جو اس کے گروہ میں سے تھا
اس نے اپنا دشمن (کے گروہ) کے خلاف اسکی
مدد چاہی پس موسیٰؑ نے اس کو گھونسہ مارا
اور (اسکی زندگی) اس پر پوری کر دی
اس نے کہا یہ عمل شیطان میں سے ہے
بے شک وہ واضح طور پر گمراہ کرنے
والا دشمن ہے۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ
فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى
اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾

١٨۔پس اُس نے المدینہ میں صبح کی ڈر
اور احتیاط کی حالت میں، پس جب
اُس نے کل اُسکی مدد چاہی تھی پھر
اُس نے اسکو مدد کے لئے پکارا۔
موسیٰؑ نے اُسکے لئے کہا بیشک تو واضح غلط ہے۔

وَجَآءَ رَجُلٌ
مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ
قَالَ يٰمُوْسٰٓى
اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ
لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ
اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾

٢٠۔اور دور المدینہ سے ایک مرد کوشش کرتا
ہوا آیا۔(یعنی جو وقت کے حساب سے دور،
تنہا اور الگ ہے) اُس نے کہا اے موسیٰؑ
بیشک اعلیٰ مرتبے مجلس والے تیرے ساتھ
امر کر رہے ہیں تا کہ وہ تجھے قتل کریں
پس تُو نکل جا۔ بیشک میں تیرے واسطے
نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ
وَجَدَ عَلَيۡهِ أُمَّةً
مِّنَ النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ ۖ
وَوَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ
امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ
قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا ؕ
قَالَتَا لَا نَسۡقِىۡ
حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ؕ
وَاَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ﴿٢٣﴾

٢٣۔اور جب وہ مدین کے پانی کی جگہ پر وارد ہوا ر پہنچا
اور لوگوں میں سے ایک اُمت کو اس
کے اوپر پایا جو پانی پلا رہے تھے
اور ان کے علاوہ دو عورتوں کو پایا
جو اپنے کو روکے ہوئے تھیں
اس نے کہا تم دونوں کو کیا بات ہے
ان دونوں نے کہا
ہم (اپنے مویشیوں کو) پانی نہیں پلاتیں
جب تک کہ یہ چرواہے نہ ہٹالیں
اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے۔

فَسَقٰى لَهُمَا
ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ
فَقَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَىَّ
مِنۡ خَيۡرٍ فَقِيۡرٌ ﴿٢٤﴾

٢٤۔ پس اُس نے ان دونوں کے لئے
پانی پلایا پھر وہ سایہ کی طرف لوٹا
پس کہا اے میرے رب بیشک میں
فقیر ضرورت مند ہوں اس کا جو تُو نے
میری طرف خیر ربہتری سے نازل کیا۔

س٣۔ کیا قرآن میں ایسی کوئی شہادت ملتی ہے کہ موسیٰؑ کیسے اور کیوں مکّہ آئے تھے؟

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰٮهُمَا
تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ ۖ
قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ
لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ؕ
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ
عَلَيۡهِ الۡقَصَصَ ۙ
قَالَ لَا تَخَفۡ ۟
نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٢٥﴾

٢٥۔ پس اُن میں سے ایک
حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور کہا
کہ بیشک میرے والد تمہیں بلاتے ہیں
تا کہ تمہیں اجر کے طور پر جزا دیں
جو تم نے ہمارے لئے پانی پلایا۔
پس جب وہ آیا اور اس پر قصہ تعلق
کو سنایا اُس نے کہا تم خوف نہ کھاؤ
تم نے ظالموں کی قوم سے نجات پائی۔

قَالَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا
يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۫
اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ
الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ ﴿٢٦﴾

٢٦۔اُن دونوں میں سے ایک (لڑکی) نے کہا
اے میرے باپ اس سے اجر چاہ لے
بیشک تیرا اجر چاہنے میں بہتر وہ ہے
جو قوت والا، امانت دار ہو۔

اَلْقَصَصِ ٢٨

القصص ٢٨

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ
اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ
عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ
ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ
فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ
وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ
سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ اُس نے کہا بیشک میں ارادہ کرتا ہوں
کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے
ایک کا نکاح تجھ سے کردوں
اس پر کہ تُو مجھے آٹھ حج کا اجر دے
پس اگر تو دس پورے کرلے
پس یہ تیرے پاس سے ہے،
اور میرا ارادہ یہ نہیں کہ تم پر مشقت ڈالو
عنقریب اگر اللہ نے چاہا تُو مجھے
صحیح کرنے والوں میں سے پائے گا۔

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ
اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿٢٨﴾ ع

٢٨۔ اُس (موسیٰؑ) نے کہا
وہ میرے اور تمہارے درمیان ہے۔
جو کوئی سی مدت میں پوری کروں
پس مجھ پر کوئی دشمنی نہ ہو
اور جو ہم کہہ رہے ہیں اللہ اُس پر وکیل ہے۔

رمضان کا مہینہ ..... 30 راتیں
حج کے دوران ہدیہ/قربانی نہ کرنے کی وجہ سے روزے رکھنا..... 3 روزے
اپنے شہر/ مقام پر واپس پہنچ کر روزے رکھنا..... 7 روزے
مجموعی تعداد..... 10 روزے

دس سال کی مجموعی تعداد
حج کے دوران 3 روزے x10 سال=30 روزے
اپنے شہر/مقام پر واپس پہنچ کر 7 روزے x10 سال=70 روزے
30 دن کے روزے + 70 دن کے روزے = 100 دن کے روزے
100 دن= 3 مہینے اور 10 دن جو 4 حرمت کے مہینے بنتے ہیں۔

اَلْاَعْرَافِ ٧

الاعراف ٧

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى
ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ
فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ
اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ
وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿١٤٢﴾

١٤٢۔ اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا
اور ہم نے اُسے دس سے پورا کیا۔
پس اس طرح اُس کے رب کی مقررہ مدت
چالیس راتوں سے تمام ہوئی۔
اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارون کے لئے
کہا میری قوم میں میری جانشینی کر
اور صحیح کر اور تُو فساد کرنے والے
لوگوں کی پیروی نہ کر۔

اَلْبَقَرَةِ ٢

البقرة ٢

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ
اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ
وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ
یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ
وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾

١٨٥۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں
قرآن/پڑھائی نازل کی گئی
لوگوں کی ہدایت کے لئے،
اور جو وضاحتیں ہیں خاص ہدایت سے
اور فرقان/اچھے اور برے میں فرق سے،
پس تم میں سے جو کوئی اُس مہینے کا گواہ ہو
پس چاہئے وہ اس کے روزے رکھے۔
اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو
پس وہ دوسرے دنوں میں گنتی کرے۔
اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے
اور وہ تمھارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا،
اور تاکہ تم گنتی پوری کرو
اور اللہ کی بڑائی کرو اس پر جو اُس نے
تمھیں ہدایت دی ہے۔
اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا
اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ
فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ
اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ
تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ
حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع

۱۹۶۔ اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو۔
پس اگر تم گھر جاؤ
تو جو کچھ تمھیں میسر آئے ہدیہ/تحفہ سے دو
(یعنی مویشیوں میں سے)۔
اور اپنے سر نہ مُنڈواؤ
جب تک کہ ہدیہ اپنے مقام تک نہ پہنچے۔
پس تم میں سے جو مریض ہو
یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو پس تم روزے
سے یا صدقہ سے یا گوشہ نشینی/تنہائی سے فدیہ دو۔
پس اگر تم امن میں ہو تو جو کوئی عمرہ سے حج
کی طرف متمتع (فیضیاب) ہو، پس جو کچھ
میسر آئے ہدیہ دے پس وہ نہ پائے
وہ تین دن کے روزے حج میں رکھے
اور سات (روزے) جب تم لوٹو
یہ دس روزے پورے ہوئے۔
وہ اُس کے لئے ہے جن کے اہل
مسجد حرام میں حاضر نہ ہوں۔
اور اللہ سے تقویٰ/حفاظت کرو
اور جان لو کہ اللہ شدید تعاقب کرنے والا ہے۔